پھول اور کانٹے......؟

حافظ رضوان عبداللہ
(متعلم جامعہ سلفیہ)

کائنات کا ذرہ ذرہ ماتم کرنے لگا' تنکا تنکا اپنا گلا چاک کرنے لگا' ہر عنصر رخسار پیٹنے لگا' سنگ وخشت کی آنکھیں خون کے آنسو رونے لگیں' درندوں کی خونخواری حد سے بڑھنے لگی' فخر وغرور کا دریا خونخواری سے انسانیت کو ڈیکھنے لگا' تعصب و جمود کا زہر ہلاہل رگ و ریشہ میں سرایت کرنے لگا' زبانِ عمل شکایات اور زبانِ قلم حکایات کے سمندر میں ڈوبنے لگیں' آسمان کی آنکھیں پرنم ہو گئیں اور زمین کا سینہ پُرغم ہو گیا۔ وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین رحمتِ الٰہی کو انسانیت کی حالت زار پر ترس آیا اور غارِ حراء کے سنگلاخ پتھروں سے ایک ایسا چشمہ فیض جاری ہوا' جس کی فیضان بخش قوتوں نے ہر چیز کو قرار نصیب کر دیا اور بارانِ وحی کی بوندیں جب دل ودماغ کی اجڑی ہوئی کھیتی پر پڑیں اور اگنے والا درخت بار آور ہوا تو انا هدينه السبيل اما شاكرا واما كفورا جیسا پروانہ عطا ہوا۔

غرور وپندار کا سرچشمہ' حسد وتکبر کا معدن' حقد وبغض کا منبت' شقادت حرمان کا مرکز' لعین وملعون' رحمتِ الٰہی سے دھتکارا ہوا' (ابلیس مردود) اس کو یہ فضل وکرم عزد وشرف ہضم نہ ہوا تو غم والم سے کہتا ہے لا زينن لهم في الارض ولا غوينهم اجمعين کہ اس مختار بالارادہ انسان کو ہدایت کی پٹڑی سے اتارنے کی کوشش کروں گا۔ علم وعرفان' معرفت وتعریف' ایقان ویقین' عبد ومعبود و قادر کی طنابیں جو کروڑوں برسوں سے باہم ایک دوسرے کے ساتھ جوڑتے آتے ہیں' ان کو کاٹنے کی کوشش کروں گا۔

وحی الٰہی کے میدان میں مسابقت ومبادرت کرنے والوں کے لیے کربلا کا میدان ثابت ہوں گا۔ ذکرِ الٰہی سے دھڑکنے والے دلوں کو زنگ آلود کروں گا۔ قرآن وسنت کو دیکھنے والی آنکھوں کے لیے قرۃ العین بن کر رہوں گا اور لوح محفوظ کی تجلیوں سے روشن دل' انوارِ رسالت سے ہموار طبیعتیں اور رشد الٰہی سے منور اطباقِ دماغ واذہان کو بتانِ خواہشات وتخیلاتِ عقل وغیر فطرتِ آدم خاکی' صنم کدہ دل میں گرفتار' وحی الٰہی کی حدوں سے آزاد' سنتِ رسول سے دل آزار' دشمنِ عبودیتِ عبد کا غلام اور ارض حجاز سے نکلنے والے سیمرغِ عزم وہمت سے بے کلام کروں گا۔

ثم لاتينهم من بين ايديهم ومن خلفهم وعن ايمانهم وعن شمائلهم ولا تجد اكثرهم شكرين

عرب کے صحراؤں میں بھڑکنے والا یہ شہاب ثاقب جوں جوں بھڑکتا گیا' پتھروں کو موم کرتا گیا۔ انسانی کھوپڑیوں کی آہنی سلاخوں کو پگھلاتا گیا۔ سنگدلوں میں چشمہ ایثار وقربانی' جامد مغزوں میں فکرِ فردا اور بے کار جگروں میں خونِ تمنا پھر سے پیدا ہونے لگا۔ لیکن

کیوں ستائش کی توقع تجھے ہر ایک سے
آئیں گے وفا کی راہ میں الزام بھی

اس تصویر کا دوسرا رخ دیکھیں تو یہ گلشن اسلام اجڑا اجڑا' یہ جنت دھندلی دھندلی سی نظر آتی ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے آخر ایسا کیوں ہوا......؟ اور اس کا خمیازہ پوری امت کو کیوں بھگتنا پڑا......؟ دین کی بنیادیں کیوں کمزور ہوئیں......؟ اسلام کی دیدہ زیب تصویر کیوں مسخ کی جانے لگی......؟

جب محبانِ اللہ ورسول' جانثارانِ دین اسلام' تعلیم وتعلم کے وارث اور انبیاء کے حقیقی جانشین' بندگانِ وجاہت وعزتِ دینوی' غلامانِ حرص وآز اور عبیدِ مال وزر بن گئے۔ عقل کی سرمستیوں اور عشوہ طرازیوں میں ڈوب گئے اور دین کو یتیم سمجھ کر ایک کونے میں چھپر بنا دیا۔ مدارس ومجامع درس وعلوم سے نکلنے والے محدث' فقیہ' مفسر' امیر' کمانڈر وغیرہ قید وبجنِ مقصورہ میں بند ہو گئے اور اس چھوٹی سی توند کو بھرنے کے لیے جو ہاتھ آیا اٹھا لیا' جو منہ کو لگا ہڑپ کر گیا تو علماء دعوت وعزیمت بھی ان کے آگے ماند پڑ گئے۔ یہ وسیع وعریض جہاں بھی تنگ ہو گیا۔ ان کی دعوت چاردیواری میں محصور اور شخصیت جیل کی کال کوٹھڑی میں محبوس ہو گئی۔

بنو عباس بھی جب اس دلدل میں پھنسے تو ان علماء سوء کو عقل پرستی کی شاہراہ پر چلایا۔ جس سے منطق' فلسفہ' تصوف وغیرہ طرح طرح کے علوم وفنون کا اظہار وکمال ہوا۔ اس جدید اختراع کو پذیرائی ہوئی تو دینِ اسلام اور قرآن وسنت پر طرح طرح کے اعتراضات وجود میں آئے۔ علماء حق تو پہلے ہی بے بس کر دیئے گئے تھے' ان کا حال تو ''نقار خانے میں طوطی کی آواز'' جیسا بنا ہوا تھا۔ اعتراضات وتنقید کا جواب کون دیتا......؟

دُور نہیں اپنے برصغیر کو ہی دیکھ لیجئے کہ سلیم شاہ اور محمد شاہ کے عہد حکومت میں مخدوم شاہ اور عبدالنبی وغیرہ بطینت' خبیث' غلامانِ حرص وطمع وجاہت نے عزتِ دنیوی کی خاطر کس طرح اہل دعوت وعزیمت کو دکھ دیتے اور ان کی بات ایوانِ حکومت میں کس طرح مسند کا درجہ رکھتی تھی۔ ابلیس کے خیالی محلوں کی تعمیر کرنے والے یہی لوگ تھے اور خدا کے سامنے اس کے چیلنجز کا عملی مظاہرہ

انھوں نے ہی کیا۔

فطرتِ آدم ہے کہ علو و بلندی اس کا مقدر بنے۔ اسی چاہت نے ہی توان کو زمین پر دے مارا۔ اس کے پس منظر میں بھی ابلیس کا ہی ہاتھ ہے۔ لیکن اسلام توحید عقیدہ ہر کسی کو برابر اور حدود و قیود کا پابند بناتا ہے جو انسانیت اور اس کے ازلی دشمن کی طبعیت کے بالکل برعکس ہے۔ لہٰذا اس نے انسان کو حدود و قیودِ اسلام و شریعت اور صوم وصلاۃ سے آزاد کر کے اس کو عقل کا تابع بنا دیا تا کہ ''نہ رہے بانس نہ بجے بانسری۔''

اس عقل نے اسلامی تعلیمات پر وہ اعتراضات کیے جن کا جواب دینے والے صاحبانِ خرقہ وسجادہ پہلے ہی درماندگی و پسماندگی کا شکار تھے۔ جس کا نتیجہ کہ اس عقل اور عقل پرستی نے وہ کچھ کیا جس کو آج ہم مذاہب و مسالکِ مختلفہ اور فرق وفتنِ باطلہ ومتشتتہ کے نام سے جانتے ہیں اور جس کا خمیازہ آج ہم سب بھگت رہے ہیں۔ کیونکہ قاتل اگر رقیب ہے تو تم گواہ ہو۔

واتقوا فتنة لا تصيبن الذين ظلموا منكم خاصة

نہ پلٹیں ، نہ ہوں قتل ، انصاف یہ ہے
کہ ہم خود ہی بدآموزِ قاتل ہوتے ہیں

وما علينا الا البلاغ المبين

مولانا اکرام اللہ ساجد کا سانحہ ارتحال

تمام علمی اور جماعتی حلقوں میں یہ خبر نہایت دکھ او رافسوس کے ساتھ سنی جائے گی کہ ممتاز قلم نگار، صحافی، ادیب اور معروف عالم دین مولانا اکرام اللہ ساجد کیلانی ۳۰، ۳۱/ اگست کی درمیانی شب ایک حادثے میں رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون.

آپ کیلانی خاندان کے چشم و چراغ تھے۔ بہت متدین اور صالح تھے۔ علمی و تحقیقی کاموں میں مصروف رہتے تھے۔ درس وتدریس اور دعوت وتبلیغ کا کام پورے خلوص اور للّٰہیت کے ساتھ کررہے تھے۔ کئی علمی اور دینی رسالوں کے مدیر رہے۔ آپ کی تحریریں بڑی دلچسپی سے پڑھی جاتی تھیں۔ بہت زورِ فہم ہوتی تھیں۔ آپ کی اچانک رحلت سے ہم ایک اچھے لکھاری اور عالم دین سے محروم ہوئے ہیں۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور بشری لغزشوں کو معاف کرے۔ تمام لواحقین اور متعلقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

ادارہ جامعہ اس سانحہ پر دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہے اور مرحوم کی بلندی درجات کے لیے دعا گو ہے۔

13 ستمبر 2006ء
بروز بدھ بعد از نمازِ مغرب

مرکزی جمعیت اہل حدیث و اہل حدیث یوتھ فورس فیصل آباد کے زیر اہتمام
جامع مسجد انوارِ رحمت اہل حدیث چک نمبر 39 ج۔ب ڈگورہ فیصل آباد

تیسری سالانہ عظمتِ مصطفیٰ کانفرنس وافتتاح لائبریری

محترم جناب عظیم سکالر پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی صاحب
سابق ڈائریکٹر جنرل کالجز پنجاب لاہور

بقیۃ السلف عزت مآب حضرت مولانا محمود احمد غضنفر صاحب
مصنف ومترجم کتب کثیرہ

مداحِ مصطفیٰ محبوبِ خلق حضرت مولانا قاری محمد یعقوب صاحب
فیصل آبادی

بلبلِ قرآن حضرت مولانا قاری محمد بنیامین عابد صاحب
اوکاڑوی

مقررِ ذیشان حضرت مولانا عبدالرحمن اسلفی
خطیب اعظم آباد فتح آباد

منجانب: خادم العلماء حافظ محمد اسحاق سلفی خطیب وانتظامیہ جامع مسجد انوارِ رحمت ڈگورہ فیصل آباد

عظیم خوشخبری

دعوت دین اور قرآنی علوم ومعارف کو گھر گھر پہنچانے کیلئے شہرہ آفاق اور قبولیت عام حاصل کرنے والی کتب تفاسیر انتہائی ارزاں تبلیغی نرخوں پر حاصل کریں۔

۱۔	تفسیر ابن کثیر	ترجمہ: مولانا محمد جوناگڑھی	5 جلدیں -/490 روپے
۲۔	تفہیم القرآن	سید ابو الاعلیٰ مودودی	6 جلدیں -/770 روپے
۳۔	معارف القرآن	مفتی محمد شفیع	8 جلدیں -/950 روپے
۴۔	مشکوٰۃ المصابیح	ترجمہ: مولانا محمد صادق خلیل	5 جلدیں -/550 روپے
۵۔	خطبات اسحاق	مولانا محمد اسحاق (جھال والے)	2 جلدیں -/200 روپے

نوٹ: دو تصاویر اور شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی ضروری ہے۔ بیرون فیصل آباد کے احباب کتب منگوانے کیلئے مزید 100 روپے ڈاک خرچ بھجوائیں۔

مرکز الحرمین الاسلامی
گل بہار کالونی مین ستیانہ روڈ فیصل آباد پاکستان
میاں طاہر
0304-3010777